اٰیاتھا ۱۹ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ ۸۲ رکوعھا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھائی اور نماز طویل کر دی۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! تو نے آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ تو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (الاعلیٰ: 1) وَالضُّحٰى (الضحیٰ: 1) اور اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ سے کہاں تھا (یعنی تجھے ان سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیے تھی)(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
اَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ
تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ
جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶ وَ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا
تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔ اور جب سمندر بہنے لگیں گے۔ اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی۔ (اس وقت) جان لے گا ہر شخص جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور جو (اثرات)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن نسائی، باب القراءۃ فی العشاء، جلد 2، صفحہ 172، دار الحدیث القاہرہ

وہ پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اے انسان! کس چیز نے تجھے دھوکے میں رکھا اپنے رب کریم کے بارے میں۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے (اعضاء کو) درست کیا پھر تیرے (عناصر کو) معتدل بنایا۔ (الغرض) جس شکل میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا۔ یہ سچ ہے بلکہ تم جھٹلاتے ہو روز جزا کو۔ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں۔ جو معزز ہیں (حرف بحرف) لکھنے والے ہیں۔ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ عیش و آرام میں ہوں گے۔ اور یقیناً بدکار جہنم میں ہوں گے۔ داخل ہوں گے اس میں قیامت کے روز۔ اور وہ اس سے غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور آپ کو کیا علم کہ روز جزا کیا ہے۔ پھر آپ کو کیا علم کہ روز جزا کیا ہے۔ (یہ وہ دن ہوگا) جس روز کسی کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا اور سارا حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا''۔

ابن منذر نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ کا معنی ہے جب آسمان پھٹ جائے گا۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ کا مفہوم ہے جب بعض سمندر بعض میں بہہ جائیں گے۔ اور وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کا معنی ہے جب قبریں زیروزبر کردی جائیں گی۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ بعض سمندر بعض میں بہہ جائیں گے اور ان کا پانی ختم ہو جائے گا۔

ابن منذر نے ابن جریج سے بیان کیا ہے: وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ جب وہ مردے جو قبروں میں ہیں وہ نکالیں جائیں گے۔

امام ابن مبارک نے الزہد میں، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ کا مفہوم ہے اور ہر شخص جان لے گا جو خیر اور نیکی کے اعمال اس نے آگے بھیجے تھے۔ اور جو اچھا طریقہ اس نے پیچھے چھوڑا کہ اس کے بعد اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ بے شک اس کے لیے اس آدمی کی مثل اجر ہوگا جس نے اس کے مطابق عمل کیا اور ان کے اجروں میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ یا جو بری سنت اس نے پیچھے چھوڑی جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے گا۔ تو جنہوں نے اس کے مطابق عمل کیا ان کے بوجھ کی مثل بوجھ اس پر بھی ہوگا اور ان کے بوجھوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر شخص جان لے گا جو خیر یا شر اس نے آگے بھیجا اور جو سنت یا طریقہ اس نے پیچھے چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے گا۔

امام حاکم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جس نے خیر اور نیکی کی راہ واضح کی اور اس کی پیروی کی گئی، تو اس کے لیے اپنا اجر بھی ہے اور اس کی اتباع اور پیروی کرنے والوں کے اجروں کی مثل بھی اجر ہے مگر ان کے اجروں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اور جس نے بری راہ اختیار کی اور اس کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 107، دار احیاء التراث العربی بیروت

پیروی کی گئی۔ تو اس پر اپنا بوجھ بھی ہے اور ان کے بوجھ کی مثل بھی جنہوں نے اس کی اتباع کی۔ اور ان کے بوجھوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ۔(1)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر شخص ان امور کو دیکھ لے گا جن کا اسے حکم دیا گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ادا کیے اور وہ بھی جو اس نے ضائع کر دیئے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: مَّا قَدَّمَتْ جو خیر اور نیکی اس نے آگے بھیجی۔ وَ اَخَّرَتْ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے جو اس نے پیچھے چھوڑے اور ان کے مطابق عمل نہیں کیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: مَّا قَدَّمَتْ جو خیر اور نیکی اس نے آگے بھیجی وَ اَخَّرَتْ اور وہ امور جن کے بارے اس کے نفس میں کچھ پیدا ہوا اور ان کے مطابق عمل نہ کیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ جو خیر اور نیکی اس نے آگے بھیجی اور جن امور کے بارے اسے عمل کرنے کا حکم دیا گیا لیکن اس نے وہ چھوڑ دیئے (ہر شخص ان تمام کو دیکھ لے گا)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَّا قَدَّمَتْ جو اس نے اپنے سامنے کیے وَ اَخَّرَتْ اور جو طریقہ اس نے پیچھے چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے گا۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اور فرمایا: قسم بخدا! غرہ کا معنی ہے کس نے اسے جاہل رکھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ میں الْاِنْسَانُ سے مراد ابی بن خلف ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت صالح بن مسمار سے یہ قول بیان کیا ہے مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اور فرمایا کس چیز نے اسے (انسان کو) جاہل بنا رکھا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے ربیع بن خثیم سے یہ بیان کیا ہے کہ مَا غَرَّكَ سے مراد جہل ہے (یعنی کس نے تجھے جہالت میں رکھا ہے)(2)

امام ابن منذر اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ مشدد پڑھتے تھے: فَسَوّٰىكَ فَعَدَّلَكَ۔ اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔(3)

امام بخاری نے تاریخ میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن شاہین، ابن قانع، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت موسیٰ بن علی بن رباح رحمہ اللہ کی سند سے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 561 (3906)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کلام الربیع، جلد 7، صفحہ 148 (34864)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 276 (2997)

اسے کہا: کیا تیرا بچہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قریب ہے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو چا ہے وہ بچہ ہو یا بچی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ کس کے مشابہ ہوگا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قریب ہے کہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا اپنی ماں کے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی موت کے وقت تو یہ نہیں کہے گا کہ یہ نطفہ جب رحم میں قرار پذیر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے اور آدم کے درمیان تمام نسبتیں حاضر کر دیتا ہے۔ اور ان صورتوں میں سے کسی صورت میں اس کی تخلیق کو مرکب کرتا ہے۔ کیا تو نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی: فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ تیری اس نسل اور تعلق سے جو تیرے اور آدم علیہ السلام کے درمیان ہے (جس شکل پر چاہے تجھے ترتیب دے دیا)۔ (1)

حکیم ترمذی، طبرانی، ابن مردویہ نے سند جید کے ساتھ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں مالک بن حویرث سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی روح کو تخلیق کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو مرد اور عورت دونوں اکھٹے ہوتے ہیں تو مرد کا پانی عورت کی ہر رگ اور پٹھے میں جا پہنچتا ہے۔ اور جب ساتواں دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان ہر رگ کو حاضر کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ۔ (2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس اس کی عورت نے ایک سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا تو اس نے اپنی عورت کا ہاتھ پکڑا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ اور اس عورت نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تحقیق آپ نے میری شادی کی اس حال میں کہ میں باکرہ تھی۔ اور میں نے اس کے بیٹھنے کی جگہ کسی کو بیٹھنے نہیں دیا (یعنی میں نے بدکاری کا ارتکاب نہیں کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے، بے شک تیری ننانوے رگیں ہیں اور اس (بچے) کی بھی اتنی ہی ہیں۔ اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو تمام رگیں مضطرب ہوتی ہیں اور ہر رگ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتی ہے کہ وہ اسے اس کے مشابہ بنائے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس نے جس صورت میں چاہا، قبیح یا حسین، باپ کے مشابہ یا ماں کے، ماموں کے مشابہ یا چچا کے اس نے تجھے ترکیب دے دیا۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور رامہرمزی رحمہم اللہ نے الامثال میں حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو گدھا بنا دے، اگر چاہے تو خنزیر، اگر چاہے تو گھوڑا اور اگر چاہے تو انسان بنا دے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ کے تحت کہا: اگر وہ چاہے تو بندر بنا دے اور اگر خنزیر کی صورت چاہے تو وہی بنا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ یہ سچ ہے بلکہ تم یوم حساب کو جھٹلاتے ہو (حالانکہ تم پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو معزز ہیں (حرف بحرف) لکھنے والے ہیں)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 110، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، جلد 7، صفحہ 284 (11472)، دار الفکر بیروت

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر رات کے وقت بھی اور دن کے وقت بھی نگران فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ اس کے عمل کی نگرانی بھی کرتے ہیں اور اس کا اثر (انجام) بھی لکھتے ہیں۔(1)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ ہیں معزز ہیں اور (سب کچھ) لکھنے والے ہیں۔ وہ تین حاجات میں سے کسی ایک کے سوا کبھی تم سے جدا نہیں ہوتے۔ یعنی قضائے حاجت کے وقت، جنابت کی حالت میں اور غسل کے وقت۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت نکلے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو کھلی زمین پر غسل کرتے دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان کراماً کاتبین (فرشتوں) کی عزت وتکریم کرو جو تمہارے ساتھ ہیں۔ وہ دو حالتوں میں سے ایک کے سوا تم سے جدا نہیں ہوتے۔ ایک وہ حالت جب آدمی بیت الخلاء میں ہوتا ہے۔ اور دوسری جب بندہ اپنی اہلیہ کے پاس ہوتا ہے (یعنی فریضہ ازدواج کی حالت) کیونکہ وہ معزز ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام رکھا ہے۔ پس تم میں سے ہر کوئی دیوار یا اپنے اونٹ کے وجود کے ساتھ بھی ایسی صورت میں پردہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے ہوتے۔

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں نگرانی کرنے والے فرشتے جب وہ لے کر رب کریم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں جو کچھ انہوں نے دن کے وقت لکھا ہوتا ہے۔ اور رب کریم صحیفہ کی ابتدا اور آخر میں استغفار کو دیکھتا ہے۔ تو ارشاد فرماتا ہے ''قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ'' اس صحیفہ کی دونوں طرفوں (اول وآخر) کے درمیان جو کچھ ہے وہ میں نے اپنے بندے کے لیے بخش دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ یہ یوم قیامت کی تعظیم کے لیے ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ اس دن سوائے رب العالمین کے کوئی بھی نہ کسی شے کا فیصلہ کر سکے گا اور نہ کچھ بنا سکے گا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 111، دار احیاء التراث العربی بیروت